بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رَبُّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یکشنبہ، سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش | ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ | ۲۰ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنی کوئی نہیں جانتا

کوئی دل سے اس کا ہو پھر دیکھے کہ آیا مخلص کی دستگیری اس کی خوبی ہے کہ نہیں

"خدا تعالیٰ سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنی کوئی نہیں جانتا۔ لیکن اخلاص ضروری ہے۔ کوئی دل سے اس کا ہو پھر دیکھے کہ آیا مخلص کی دستگیری اور کفالت اس کی خوبی ہے کہ نہیں۔ لیکن جو اسے آزماتا ہے وہ خود آزمایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اسلام لایا۔ بعد ازاں اندھا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اسلام قبول کرنے سے یہ آفت مجھ پر آئی ہے اس لئے کافر ہو گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت سمجھایا لیکن نہ مانا۔ حالانکہ اگر وہ مسلمان رہتا تو خدا تعالیٰ اس امر پر قادر تھا کہ اسے دوبارہ بینائی بخش دیتا لیکن کافر ہو کر دنیا سے تو اندھا تھا ہی دین سے بھی اندھا بن گیا۔ مجھے فکر ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ خود آزمائے جاویں۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایمان لاوے۔ اول وہ مصائب کے لئے تیار رہے۔ مگر یہ سب کچھ اوائل میں ہوتا ہے۔ اگر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر فضل کر دیتا ہے۔ کیونکہ مومن کے لئے دو حالتیں ہیں۔ اول تو یہ کہ جب ایمان لاتا ہے تو مصائب کا ایک دوزخ اس کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ جس میں اسے کچھ عرصہ رہنا پڑتا ہے اور اس کے صبر اور استقلال کا امتحان کیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اس میں ثابت قدمی دکھاتا ہے تو دوسری حالت یہ ہے کہ اس دوزخ کو جنت سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے کہ بخاری میں حدیث ہے کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالیٰ سے یہاں تک قرب حاصل کرتا ہے کہ وہ اس کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۱۲۶/۱۲۷)

اعلان (تعطیل)۔ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۱ فروری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ (منیجر الفضل)

اخبار احمدیہ

۱۶۱

— ربوہ ۱۹ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

— ربوہ — ۱۷ فروری ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں علی الترتیب مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے رؤیا و کشوف اور الہام و وحی کی لغوی تعریف کے موضوع پر اور مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے وحی کی اقسام کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جن میں قرآن مجید کی آیات، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث، ائمہ سلف کی کتب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں ثابت کیا کہ دین کے مکمل ہو جانے کے باعث وحی شریعت بند ہو چکی ہے۔ لیکن اتمام نعمت کے نتیجہ میں وحی مطلق جاری ہے۔ نیز یہ وحی انبیاء کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ دیگر بزرگوں اور اولیاء اللہ کو بھی وحی ہو سکتی ہے، ہوتی رہی ہے، اور اب بھی ہوتی ہے۔ ان دو تقریروں کے بعد مکرم مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری نے اپنی تقریر میں اس امر کے ثبوت کے طور پر کہ رؤیا و کشوف نیز الہام اور وحی مطلق کا سلسلہ امت مسلمہ میں شروع سے جاری ہے۔ ائمہ سلف اولیاء اللہ اور بزرگان دین کی کتابوں میں سے ان کے متعدد رؤیا و کشوف اور الہامات پڑھ کر سنائے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے سلسلہ میں ضروری اعلان

تعداد نمائندگان مجلس مشاورت کے بارہ میں سب کمیٹی کی سفارشات کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جملہ امراء اضلاع کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اور امراء صاحبان کی طرف سے تعداد نمائندگان کے مطابق جماعتوں کی تقسیم کی اطلاعات بھی مل چکی ہیں کہ کس کس جماعت سے کتنی تعداد میں نمائندگان امسال مجلس مشاورت میں شامل ہوں گے۔

لہٰذا اس کے مطابق جملہ امراء صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ براہ مہربانی نمائندگان کا جلد از جلد حسب قواعد انتخاب کروا کر دفتر ہذا کو ان کے اسماء وغیرہ سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۸ء

اللہ تعالیٰ پر حق الیقین کے بغیر اسلامی نظام قائم نہیں ہو سکتا

آجکل ہمارے ملک میں بعض سیاسی لوگ مختلف مغربی تحریکوں کے ساتھ "اسلامی" کا لفظ لگا کر اپنی اپنی مرضی کا نظام پاکستان میں رائج کرنے کی خواہش کا اظہار کر رہے ہیں اور ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے۔ کہ کوئی کس نظام کو پسند کرتا ہے۔ ہر آدمی اپنے خیالات رکھنے اور اس کی اشاعت کا حق رکھتا ہے۔ لیکن یہ امر قابل اعتراض ہے کہ مغربی لادینی نظاموں کے ساتھ اسلامی کا لفظ لگا کر مسلمانوں کو دھوکا دیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے حکومت کا کوئی ایسا نظام متعین نہیں کیا جس کا موجودہ لادینی نظاموں سے کسی کے ساتھ کوئی تعلق ہو۔ البتہ خلافت راشدہ کو ہم اسلامی نظام کہہ سکتے ہیں۔ اس حقیقت کو سمجھانے کے لئے ہم ذیل میں ایک طویل اقتباس ایک دینی ہفت روزہ سے نقل کرتے ہیں:۔

"مسٹر بھٹو کا جو بیان نوائے وقت کے صفحہ اول پر صدر ایوب صاحب کے اجتماع کی تصویر کے عین نیچے شائع ہوا ہے اس میں وہ کہتے ہیں "میری جماعت ملک میں وہ اقتصادی نظام رائج کرنا چاہتی ہے جو خلفائے راشدین کے دور میں عرب میں رائج تھا۔ جہاں کوئی شخص بھوکا نہیں سوتا تھا۔ ہر شخص کو تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا میسر تھا۔ جہاں کوئی بڑا جاگیردار یا سرمایہ دار موجود نہ تھا۔"

ظاہر ہے کہ یہ صورت حال اس وجہ سے تھی کہ خلفائے راشدین کے دور میں پورے کا پورا اسلامی نظام رائج تھا اور عوام و حکمران خدا پرست تھے جو دین کے احکامات کو پوری طرح مانتے، تسلیم کرتے اور انہیں نافذ کرتے تھے۔ خلفائے راشدین کا یہ دور کسی سوشلزم کی بدولت نہیں تھا کیونکہ وہاں ایمان دو تین گوشوں میں تقسیم نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ ایمان اور تسلیم و رضا کا محور اللہ تبارک و تعالےٰ کی ذات اقدس ہی تھی۔ اور اسی لئے خدا کا دیا ہوا نظام ہی فرد و ریاست کا راہ نما تھا۔

یہ بھی غلط ہے کہ اس دور میں سرمایہ رکھنے والے نہیں تھے۔ رحمۃ للعالمین جلد سوم ص۴۱۵ ملاحظہ فرمائیے۔

— تہذیب الاسماء للنووی کے حوالے سے اس دور کے ایک "سرمایہ دار" (سرمایہ پرست نہیں) کی زندگی ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اس کمیٹی کے ممبر تھے جسے حضرت عمر فاروق نے انتخاب خلیفہ ثالث کا کام سپرد کیا تھا۔ انہوں نے (معمول کے مطابق زکوٰۃ کے علاوہ) ایک بار چار ہزار روپیہ راہ خدا میں قومی بہبود کے لئے دیا۔ اس وقت یہ ان کے مال کا ایک چوتھائی حصہ تھا۔

۲۔ دوسری دفعہ انہوں نے چالیس ہزار کی رقم دی

۳۔ ایک اور موقعہ پر انہوں نے چالیس ہزار دینار دیئے۔

۴۔ پھر پانچ سو گھوڑے دیئے۔

۵۔ پھر پانچ سو ناقہ بھی دیئے۔

۶۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایک باغ امہات المومنین کی نذر کیا۔ جو چار لاکھ میں فروخت ہوا۔

۷۔ بوقت موت اللہ کی راہ میں خرچ کے لئے پچاس ہزار دینار کی وصیت کی (وہ یقیناً اس مسئلہ سے آگاہ تھے کہ وصیت مال کے زیادہ سے زیادہ ایک تہائی (۱/۳) حصہ تک کی جا سکتی ہے)

۸۔ بوقت موت یہ وصیت بھی کی کہ ہر ایک زندہ موجود بدری صحابی رضؓ کو چار چار سو دینار پیش کئے جائیں۔ تعمیل کے وقت اصحاب بدر ایک سو شمار ہوئے۔

۹۔ ایک ہزار گھوڑے فی سبیل اللہ دیئے گئے۔

۱۰۔ نفاذ وصیت کے بعد زر طلائی کی مقدار کثیر موجود پائی گئی۔ جسے کاٹنے کاٹنے لوگوں کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔

۱۱۔ طلا کے بعد ایک ہزار اونٹ، ایک سو گھوڑے اور تیس ہزار بکریاں موجود تھیں۔

اس سے واضح ہے کہ اسلامی نظام نہ تو سوشلزم ہے نہ سرمایہ دارانہ جمہوریت ہے بلکہ ایک ایسا نظام ہے جس کی بنیاد تقوےٰ پر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خواہ حکومت کی کوئی بھی صورت ہو اگر اس کی بنیاد تقوےٰ پر ہو۔ تو وہ اسلامی یا الٰہی نظام ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ایسا نظام وہی ہو سکتا ہے جو قرن اوّل میں خلافت راشدہ کی صورت میں عمل پیرا ہوا تھا۔

جیسا کہ اوپر کے حوالہ میں بھی بتایا گیا ہے خلافت راشدہ کا نظام وہ ہے۔ جس کے عوام اور حکام خدا پرست ہوں۔ جو دین کے احکام کو پوری طرح مانتے۔ تسلیم کرتے اور انہیں نافذ کرتے ہوں۔ جہاں ایمان و تسلیم و رضا کا محور اللہ تبارک و تعالےٰ کی ذات اقدس ہو۔ جہاں خدا تعالےٰ کا دیا ہوا نظام یا لائحہ حیات ہی فرد اور ریاست کا راہ نما ہو۔ دوسرے لفظوں میں جہاں عوام اور حکام متقی ہوں۔ (باقی)

قطعات

تارکِ دین ہو تم خود بھی یہی کہتے ہو
ہم جو تصدیق کریں اس کی خفا رہتے ہو
تیر سکتے نہیں تم شیر کی صورت سیدھا
موج جس طرف بہاتی ہے ادھر بہتے ہو

اس کشتی کا ہے خدا سہارا
طوفان ہے ناخدا ہمارا
یہ بحر ہے بے کرانہ
کیا آئے نظر تمہیں کنارا

تنویر

اولاد کی تربیت

— اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے۔ اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

— آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

احمدی خواتین کی ذمہ داریاں

تقریر حضرت سیدہ امِ متین صاحبہ مدظلہا العالی۔ برموقع جلسہ سالانہ احمدی خواتین

جماعتِ احمدیہ کی خواتین کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مؤرخہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء کو حضرت سیدہ امِ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جو اہم تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن درجِ ذیل کیا جاتا ہے :-

قرآن مجید کی رُو سے ایک مسلمان خاتون بھی بہت اہم ذمہ داریوں کی حامل ہے۔ اسلام سے قبل عورت کی دنیا میں جو حیثیت تھی وہ تاریخ کی ناگفتہ بہ کہانی ہے۔ آج تمام دنیا اس بات کی معترف ہے کہ انسانیت کے تمام حقوق عورت کو صرف اسلام نے دئے ہیں۔ عورت کی آزادی کا نعرہ بلند کرنے والے ممالک بھی آہستہ آہستہ اس نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں کہ اسلامی معاشرہ کے اصولوں کو اپنائے بغیر گھر میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جب گھر میں امن نہ ہو گا تو اس کا اثر سارے معاشرہ پر پڑے گا۔ معاشرہ افراد سے بنتا ہے جس میں عورت بھی شامل ہے اور مرد بھی۔ ان کی باہم نااتفاقی یا دو خاندانوں کی کشیدگی کا اثر تمام معاشرہ پر پڑتا ہے۔ قرآن مجید نے جہاں عورتوں کو حقوق دئے ہیں وہاں ان کی ذمہ داریوں کی حدبندی اور نشان دہی بھی کی ہے۔

قرآن مجید کا ایک ارشاد

احمدی خواتین کی ذمہ داریوں کی تفصیل میں جانے سے قبل قرآن مجید کا یہ ارشاد پیشِ نظر رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ زندگی کے بعد موت اور موت کے بعد زندگی سے اللہ تعالیٰ کا یہ مقصد ہے کہ انسان اس دنیا میں بے مقصد زندگی نہ گزارے۔ اپنے مقصدِ زندگی کو حاصل کرنے اور اپنے فرائض کی صحیح ادائیگی کے بعد اُخروی زندگی میں اس کی جزا پائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ

(سورۃ الملک)

بہت برکت والا ہے وہ خدا جس کے قبضہ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر ایک ارادہ کے پُورا کرنے پر قادر ہے۔ اس نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھا عمل کرنے والا ہے اور وہ غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔

گویا انسانی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں کا صحیح استعمال کرے اس کی تعلیم پر عمل کرے بالفاظِ دیگر انسانی زندگی خواہ مرد کی ہو یا عورت کی زمانہ تعلیم اور پھر اس کے بعد امتحان دینے کی حیثیت رکھتی ہے جس کا نتیجہ موت کے بعد معلوم ہو گا کہ پاس ہوئے ہیں یا فیل۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ مجید میں جہاں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا ذکر ہے ساتھ ساتھ یوم الآخرۃ پر ایمان رکھنے کا بھی ذکر ہے۔ اُخروی زندگی پر کامل یقین کے بغیر اس دنیا کی زندگی اُن اصولوں پر جو قرآن مجید نے بیان کئے ہیں انسان نہیں گزار سکتا۔

دو قسم کی ذمہ داریاں

انسانی ذمہ داریاں جو قرآن مجید نے بیان کی ہیں وہ دو قسم کی ہیں ایک وہ جو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی سے تعلق رکھتی ہیں دوسری وہ جو انسانوں کے حقوق کی ادائیگی سے تعلق رکھتی ہیں اور وہی انسان اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے پوری طرح سبکدوش ہونے کے قابل ہو سکتا ہے جو ہر دو قسم کے فرائض کو صحیح طور پر ادا کرے اگر دونوں میں سے ایک کی طرف سے تساہل برتا جائے تو وہ انسان ایمان کے ساتھ ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لانے والا نہیں کہلایا جا سکتا۔ قرآنِ مجید نے صرف اس بات پر زور نہیں دیا کہ صرف ایک آدمی نیک ہو جائے یا دو چار دس بیس آدمی اپنی اصلاح کر لیں اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے ہوں بلکہ قرآن مجید سارے اسلامی معاشرہ کی اصلاح پر زور دیتا ہے۔ اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس طرح بیان فرمایا ہے :-

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

(سورہ انفال)

(ترجمہ) "پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور آپس میں اصلاح کی کوشش کرو اور اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں نیز مومن وہ ہیں جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اسی طرح حقیقی مومن وہ ہیں جو نمازوں کو شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں یہ مذکورہ بالا صفات رکھنے والے ہی سچے مومن ہیں اُن کے رب کے پاس ان کے لئے بڑے بڑے مدارج اور بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔"

تقویٰ کی اہمیت

کامل معاشرہ جو ساری دنیا کے لئے نمونہ کے طور پر پیش کیا جا سکے وہ معاشرہ ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے مسلمانوں سے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تمہیں فتوحات عطا فرمائے۔ مالوں کی فراوانی ہو تو تمہارا کام یہ ہے کہ تمہارا قدم تقویٰ پر ہو۔ قرآنِ مجید نے تقویٰ کے مضمون کو اس تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ مختصر وقت میں اس کی تفصیل میں جانا ممکن نہیں۔ ایمان کے ساتھ ضروری ہے کہ انسان متقی ہو۔ یہ وہ کم سے کم معیار نیکی کا ہے جس کو حاصل کرنے کے بعد انسان اگر ایک طرف اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کر سکتا ہے تو دوسری طرف بندوں کے لئے ایک شفیق وجود بن جاتا ہے۔ تقویٰ کا مطلب آسان الفاظ میں یہ ہے کہ انسان ہر کام کرتے ہوئے ڈرتا رہے کہ میرا یہ فعل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب تو نہیں۔ جس انسان کو یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے کہ اُسے ہر کام کرتے ہوئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ تکبر، ریاکاری، عُجب اور خود پسندی سے محفوظ ہو جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ نیکیوں میں ترقی کرتا

شروع کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے احباب کو تقویٰ کے متعلق کثرت سے نصائح فرمائی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جائے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ (۱۶/۱۲۸)

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں۔ کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُوبہ دنیا تھے۔ ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

"آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جائے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جائے اور علاج کے لئے دُکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ مُنہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں داغ بڑھتا بڑھتا کُل مُنہ کو کالا نہ کر دے۔

اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخرکار کُل مُنہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۰)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بنو۔ بغیر عمل کے سب ہیچ ہیں۔ بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔

(ازالہ اوہام)

گویا اللہ تعالیٰ کا صحیح عبد بننے اور اپنے معاشرہ اور انسانوں کے صحیح طور پر حقوق ادا کرنے کے لئے سب سے پہلا قدم تقویٰ ہے کہ انسان چھوٹی سے چھوٹی برائی اور گناہ سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرے۔ کہیں ایک چھوٹی سی غلطی جو اس وقت بظاہر معمولی نظر آتی ہے مکڑی کے جالے کی طرح انسانی روح کے گرد ایسا جالا تن دے کہ پھر کچھ کئے نہ بنے۔

موجودہ معاشرہ کی سب سے بڑی خرابی

مَیں نے کئی بچیوں اور خواتین کو جب بعض نامناسب امور سے روکا جائے تو بارہا یہ کہتے سنا ہے اس میں کیا حرج ہے معمولی سی بات ہے۔ لیکن نادان یہ نہیں سمجھتیں جو بُرائی آج ایک خاتون نے معمولی سمجھ کر کی ہے کل وہ ایسی آگ کی شکل اختیار کر لے گی کہ بجھائے نہ بجھے گی اور اس کے شعلے ہر گھر تک پہنچیں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی یہ خصوصیت بھی بیان فرمائی ہے عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ لغویات سے وہ متنفر رہتے ہیں۔ موجودہ معاشرہ کی سب سے بڑی خرابی لغویات ہیں۔ سینما بینی۔ فضول ناپسندیدہ لٹریچر۔ اچھی صحبت کا نہ ملنا۔ فضول گانوں ڈراموں وغیرہ میں دلچسپی لینا۔ ثقافت کے نام پر ناچ۔ گانے تماشے وغیرہ یہ سب امور معاشرہ کی فضا کو خراب کر رہے ہیں جن سے ہماری نئی نسل بھی متاثر نظر آتی ہے جماعت کی اصلاح اور تقویٰ کے معیار پر لانے کے لئے ہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید جاری فرمائی اور جماعت کو سینما دیکھنے سے منع فرمایا۔ مَیں نے بعض خواتین کو یہ کہتے سُنا ہے کہ وہ تو ایک عارضی اور وقتی حکم تھا سینما بینی تو بڑی فائدہ مند چیز ہے۔ جب ساری دنیا دیکھتی ہے تو ہم کیوں نہ دیکھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ تحریک فرمائی کہ کوئی احمدی سینما نہ دیکھے تو ساری جماعت نے سمعنا و اطعنا کا نعرہ لگایا اور قریباً ساری جماعت نے ہی اس سے پرہیز کیا اور وہی رقم جو سینما پر خرچ ہوتی تھی انہوں نے تبلیغ اسلام کے لئے خرچ کی۔ اس وقت کے لوگوں نے خود تو ایک بڑی بھاری قربانی دی۔ امام کے حکم پر لبیک کہا جماعت کی ترقی اور اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بنے لیکن اپنے بچوں کی ایسی تربیت نہ کی کہ ان کے دلوں میں بھی وہی جذبہ پیدا ہوتا اور وہ بھی سینما بینی سے پرہیز کرتے۔ گو اب بھی نہایت قلیل تعداد ہی ایسے خیالات رکھنے والوں کی ہو گی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کہ ایک ایسی جماعت دنیا میں پیدا ہو جائے جو نمونہ ہو ساری دنیا کے لئے اس وقت ہی پوری ہو سکتی ہے جب ہر شخص مرد ہو یا عورت لڑکا ہو یا لڑکی لغویات سے پرہیز کرنے والا اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والا ہو۔ جو خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ سینما دیکھنے کی ممانعت ایک وقتی اور عارضی حکم تھا ان کے علم کے لئے مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ارشاد پیش کرتی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"بعض لوگوں کے مُنہ سے یہ بات بھی نکلی ہے کہ سینما کی ممانعت دس سال کے لئے ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ بُرائی کا تعلق دس سال یا بیس سال سے نہیں ہوتا جس چیز میں کوئی خرابی ہو وہ کسی میعاد سے تعلق نہیں رکھتی اس طرح سے تو مَیں نے آپ لوگوں کی عادت چھڑائی ہے۔ اگر مَیں پہلے ہی یہ کہہ دیتا کہ اس کی ہمیشہ کے لئے ممانعت ہے تو بعض نوجوان جن کے ایمان کمزور تھے اس پر عمل کرنے میں تامل کرتے مگر مَیں نے پہلے تین سال کے لئے ممانعت کر دی اور اس کے بعد چونکہ عادت بالکل ہی نہیں رہے گی اس لئے دوست خود ہی کہیں گے کہ جہنّم میں جائے سینما اس پر پیسے خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے پس سینما اپنی ذات میں بُرا نہیں بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلّی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ میری رائے یہی ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے۔ پس کوئی حرکت خواہ وہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو۔ اگر اس کا مقصد تماشہ دکھانا ہو تو وہ ناجائز ہے۔ مگر سینما تو مخرب الاخلاق ہونے کی وجہ سے ہی ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص مثلاً ہمالیہ پہاڑ کے نظاروں کی فلم تیار کرے اور وہاں کی برف۔ درخت۔ چشمے وغیرہ دکھائے جائیں۔ اس کی چٹانوں۔ غاروں۔ چوٹیوں کا نظارہ ہو تو چونکہ یہ چیزیں علمی ترقی کا موجب ہوں گی مَیں اس سے نہیں روکوں گا۔ جس چیز کو ہم روکتے ہیں وہ اخلاق کو خراب کرنے والا حصہ ہے لیکن اس کی دوبارہ اجازت کا خیال آپ لوگوں کو دل سے نکال دینا چاہیئے۔"

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مجلس مشاورت ۳۹ء)

(باقی)

ہاکی کا نمائشی میچ

کل ۲۰ فروری بروز منگل دفاتر صدر انجمن کے گراؤنڈ میں ½۴ بجے شام ایک ہاکی کا نمائشی میچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور ربوہ ہاکی کلب کے درمیان ہو گا۔ شائقین احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماویں۔

عبدالرشید غنی ایم۔ایس سی
انچارج ہاکی ٹیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

تاریخ دانی کے عجیب و غریب کرشمے

ہندو محققین کی "تحقیق پسندی" کی چند دلچسپ مثالیں

163

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

ڈاکٹر گستاولی بان ہندو دوان

مشہور فرانسیسی فاضل و مصنف ڈاکٹر گستاولی بان نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "تمدن ہند" میں لکھا ہے کہ:۔

"تحقیق کی کمی ہندوؤں کی بہت بڑی خاصیت ہے ۔ ۔ ۔ یہی تحقیق کی کمی ہے جس کی وجہ سے اُن ہزارہا جلدوں میں جو ہندوؤں نے اپنی تین ہزار سال کے تمدن میں تصنیف کی ہیں، ایک تاریخی واقعہ بھی صحت کے ساتھ درج نہیں ہے۔ اس زمانہ کے واقعہ کو معین کرنے کے لئے ہمیں بالکل بیرونی چیزوں سے کام لینا پڑتا ہے ان کی تاریخی کتابوں میں وہ عجیب خاصیت ہر چیز کو غلط اور غیر فطرتی صورت میں دیکھنے کی بنا پر طور پر پائی جاتی ہے اور انسان کو اس خیال پر مجبور کرتی ہے کہ ان کا دماغ ہی ٹیڑھا ہے"

اسی تسلسل میں موصوف نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ:۔

"قدیم ہند کی کوئی تاریخ ہی نہیں ان کتابوں میں مطلقاً تاریخی واقعات درج نہیں ہیں اور نہ ان کی عمارات اور یادگاروں سے کمی کی تلافی ہوتی ہے کیونکہ پرانی سے پرانی یادگار بمشکل تیسری صدی عیسوی سے ماقبل کی ہے علاوہ چند مذہبی کتابوں کے جن میں بعض تاریخی واقعات کہانیوں اور حکایات کے اندر دفن ہیں قدیم ہند کے حالات کا معلوم کرنا اُسی قدر مشکل ہے جیسا کہ اُس خیالی جزیرہ اٹلانٹس کا جو بقول افلاطون انقلاب ارضی کی وجہ سے تباہ ہو گیا۔ قدیم ہنود کی صرف ایک تصنیف ہے جس کی طرف ہم تاریخی واقعات کو تلاش کرنے کے لئے رجوع کر سکتے ہیں یہ اُن کا وید یعنی مذہبی نظمیں ہیں جو مختلف ازمنہ میں لکھی گئی ہیں۔ اور ان میں سے قدیم سے قدیم کا زمانہ تقریباً پندرہ سو سال قبل مسیح کا ہے اس کے بعد درجہ برہمن اور مہابھارت کا ہے اور پھر منو کا شاستر ہے۔ مسیحی صدیوں کے لٹریچر میں بھی ایسی تاریخی مواد موجود نہیں ہے۔ ان میں صرف پران ہیں جو مختلف اوقات میں لکھے گئے ہیں اور سب سے قدیم ان میں سے آٹھویں صدی مسیحی کے بعد کا ہے پران عجیب و غریب کہانیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ جن میں سے ہمارے موجودہ طریقہ تحقیق کے موافق کوئی تاریخی مادہ نہیں نکل سکتا ہندوستان کا تاریخی زمانہ فی الواقع مسلمانوں کی فوج کشی کے بعد سے شروع ہوا اور ہندوستان کے پہلے مورخ مسلمان ہیں"

("تمدن ہند" صفحہ ۱۴۴ تا ۱۴۷ مترجم شمس العلماء ڈاکٹر مولوی سید علی بلگرامی اشاعت ۱۹۱۳ء)

تعلیم یافتہ ہندوؤں کی رائے

عہد حاضر کے متعدد نامور مورخین مثلاً ڈبلیو کوک ٹیلر، الفنسٹن وغیرہ نے بھی ڈاکٹر گستاولی بان کی مندرجہ بالا رائے سے پورا پورا اتفاق کیا ہے۔ یہی نہیں خود تعلیم یافتہ ہندوؤں مثلاً منشی ہیرا لال صاحب حال سیکنڈ ماسٹر ماڈل اسکول لاہور، بھائی پرمانند صاحب مہاسبھائی لیڈر، لالہ لاجپت رائے نے واضح اعتراف کیا ہے کہ ہندوؤں کے قدیم بزرگوں کو اپنے حالات درستی سے قلمبند کرنے کا شوق نہ تھا کوئی صحیح تاریخی سرمایہ ہمیں اُن سے دستیاب نہیں مل سکا اور جو کچھ حالات لکھے ہوئے ملتے ہیں وہ شاعرانہ مبالغے سے بھرے ہوئے ہیں جن کی امداد سے صحیح واقعات کا کھوج لگانا محال ہے جیسا کہ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی نے اپنی کتاب "مقدمہ تاریخ ہند قدیم" صفحہ ۱۰۶ تا ۱۱۰ میں ترجمہ و بسط کر کے دکھائی ہے

بھارتی مورخ کا دلچسپ انکشاف

الغرض ہندو ذہن کو تاریخ نویسی سے کوئی فطری لگاؤ اور طبعی مناسبت نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ بھارت کے تاریخ دان اپنی مایۂ ناز تحقیق کے نت نئے سے نئے دلچسپ نمونے پیش کر کے دلچسپی کا سامان پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اس تعلق میں واقعہ نویسی کا ایک جدید انکشاف "شاہکار" بھارتی مورخ پی این اوک کا یہ انکشاف ہے کہ تاج محل آگرہ دراصل شیو جی کا مندر تھا۔

لاہور کے ایک ہفت روزہ کا تبصرہ

لاہور کے ایک ہفت روزہ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل نوٹ شائع کیا ہے:۔

"حال ہی میں بھارت کے مورخ نے یہ دلچسپ اور معنی خیز انکشاف کیا ہے کہ اس کی تحقیقات کے مطابق تاج محل (آگرہ) دراصل شیو جی کا مندر تھا جسے بعد میں مغل بادشاہ شاہجہان نے اپنی چہیتی بیگم ممتاز محل کے مقبرے میں تبدیل کر دیا۔ بھارت کے جس مورخ نے یہ تحقیق انیق فرمائی ہے اُن کا نام پی این اوک بتایا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ بھارت کی حکومت نے اپنے ملک کی تاریخ کو نئے سرے سے مرتب کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی ہے یہ صاحب اس کمیٹی کے پردھان رہے ہیں ان صاحب نے تاج محل کو شیو جی کا مندر قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ "مسلمانوں نے بھارت میں ایک بھی نئی عمارت تعمیر نہیں کرائی اور بھارت میں جتنے بھی قلعے مقبرے یا مساجد نظر آتی ہیں وہ دراصل ہندوؤں کی تعمیر کردہ ہیں جنہیں مسلمانوں نے بعد میں بدل لیا تھا"

مسٹر اوک نے یہ بھی فرمایا کہ

"میں نے جب اپنا کام شروع کیا تو میرے دل میں شبہات تھے بعد میں دستاویزات سے اس بات کے ثبوت مل گئے کہ تمام تاریخی عمارتیں ہندوؤں کی بنائی ہوئی ہیں"

مسٹر اوک کے بیان کے مندرجہ بالا اقتباسات پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کافی دلچسپ آدمی ہیں اور اگر ان کی دلچسپ تحقیقات کا یہ سلسلہ جاری رہا تو کچھ مزید دلچسپ باتیں سامنے آئیں گی شاید کل وہ یہ بھی تحقیق فرمائیں کہ بھارت میں مسلمانوں نے کبھی حکومت کی ہی نہیں اور یہ جو مساجد جگہ جگہ نظر آتی ہیں یہ بھی دراصل مندر ہی ہیں صرف طرز تعمیر الگ الگ ہے ورنہ مندروں اور مسجدوں میں کیا فرق ہے ہمارا مشورہ ہے کہ جب صاحب موصوف بھارت کی تاریخی عمارات کے بارے میں اپنی تحقیقات عالیہ کی تکمیل سے فارغ ہو جائیں تو خدا کے لئے پاکستان کی تاریخی عمارات کے سلسلے میں بھی ضرور تکلیف فرمائیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پاکستان کی تاریخی عمارات مثلاً شالامار باغ، شاہی قلعہ، شاہی مسجد، ہرن مینار وغیرہ بھی ہندوؤں ہی نے بنائی ہوں اور مسلمان یونہی ناجائز طور پر اُن کی تعمیر کا دعویٰ کرتے ہوں"

(چٹان" ۲۵ دسمبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۹) (باقی)

برائے توجہ سیکرٹریان تحریک جدید

دفتر ہذا کی طرف سے مطبوعہ ہدایات برائے سیکرٹری تحریک جدید کی شق ۳ میں درج ہے:۔

"ثواب کے معیار کے مطابق مختلف تاریخہائے سبقت کے اعلان کا یہ مطالعہ کرتا رہے اور ان کے مطابق احباب کی فہرست سابقون الاولون اور دعائیہ فہرست مرکز کو بھجواتا رہے"

اس ہدایت کے مطابق اکثر جماعتوں کی طرف سے ۲۹ رمضان کی فہرستیں بعد شکریہ وصول ہو گئی ہیں جو الفضل میں اشاعت پذیر ہو رہی ہیں۔ بقیہ جماعتوں کے سیکرٹریان بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔ بیترا ب ۹ رمضان کے بعد

۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء تک سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے

ان کی فہرستیں مطلوب ہیں۔ امید ہے سیکرٹریان کرام اس کام کی طرف بھی کماحقہ توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

خلیفۂ وقت کا انتباہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر دلپذیر بتاریخ ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء میں احباب جماعت کو بڑے واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کی مالی قربانی مجموعی طور پر پاکستانی جماعتوں کی مالی قربانی کی نسبت بسلسلہ تحریک جدید بڑھ رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی دوسری قوم فاستبقوا الخیرات کے میدان میں اتنی آگے نکل جائے کہ پاکستانی جماعت کو قیادت کا حق باقی نہ رہے۔ پاکستانی احمدیوں کے لئے اس میں ایک بروقت انتباہ ہے جو حضور ایدہ اللہ کی طرف سے بروقت کیا گیا ہے اسلئے پاکستانی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ جماعتی اور انفرادی ہر دو رنگ سے اپنی قربانیوں کا جائزہ لیں اور تحریک جدید کے شعبہ کو اشاعت اسلام کے لئے اتنی رقم وافر مہیا کریں کہ انکو لازمی چندوں کے بجٹ کے کم از کم تیسرے حصہ تک ان کی قربانی پہنچ جائے اب صرف یہی ایک صورت ہے جس کے ذریعہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات کے مطابق تحریک جدید کو امسال ساڑھے سات لاکھ روپے تک بلکہ اس سے بھی زیادہ پہنچا سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کوئی فرد کم دے دے تو یہ ہم بآسانی کر سکتی ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

۱۳۶۸۶ زینب بی زوجہ ایس۔ ایم یوسف صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۳۰ سال سے احمدی ساکن ساونت واڑی ڈاک خانہ خاص ضلع رتناگری صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد (۱) مہر بذمہ خاوند مساوی دو سو روپیہ ہے۔ ابھی مجھے نہیں ملا۔ (۲) زیورات طلائی ۱ تولہ قیمتی گیارہ سو روپیہ۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں نہ میری کوئی آمد ہے میں اپنی جائیداد موجودہ آئندہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ امید ہے کہ میرے ورثاء میری وصیت کے مطابق ادائیگی کریں گے۔ میری اولین کوشش یہ ہوگی۔ کہ میں اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا کردوں گی۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

۱۳۱۸۱

الامتہ: زینب بی۔ گواہ شد: C Khan گواہ شد: ایس ایم۔ یوسف خاوند موصیہ موصی

students Corner shop No 593 UBHA Bazar P.O. Sawamatwadi Distt Ratna giri (MAHARASHTAR)

کاتب الحروف ملک صلاح الدین نائب وکیل المال تحریک جدید نزیل ساونت واڑی ۹/۱۰/۶۷

۱۳۶۸۷ جمیلہ بی زوجہ مکرم عبدالقادر صاحب مقتدر کنور۔ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر پچیس سال تاریخ بیعت ۱۹۶۳ء ساکن ساونت واڑی ڈاک خانہ خاص ضلع رتناگری صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے (۱) مہر بذمہ خاوند مساوی دو سو روپیہ ہے (۲) زیور قیمتی تیس روپیہ ہے۔ میں موجودہ جائیداد (قیمتی ۲۵۵/- روپیہ) کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ کے نام پر وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم بذریعہ رسید ادا ہوگی وہ مجرا شمار ہوگی۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ بالاقساط حصہ جائیداد ادا کرونگی علاوہ بالا منقولہ جائیداد کے کوئی غیر منقولہ جائیداد میری ملکیت نہیں۔

الامتہ: جمیلہ بی۔ عبدالقادر کنور۔ گواہ شد: عبدالقادر مقتدر کنور۔ خاوند موصیہ

پتہ: Chitar ally ulha Bazar P.O. Sawant Wadi Dist. Ratanagari

مرقومہ: ملک صلاح الدین نائب وکیل المال نزیل ساونت وادی ۹/۱۰/۶۷

درخواستہائے دعا

۱۔ میری آپا کافی عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہے۔ آج کل اُن کو دل کا شدید دورہ پڑا ہے۔ اُن کے بچے بہت چھوٹے ہیں۔ (خاکسار حمیدہ ناز ملک چکوال)

۲۔ مکرم برادرم منشی مختار احمد صاحب کمشن ایجنٹ نئی سڑک نے اپنی طرف سے ایک کلاک بطور عطیہ برائے مسجد احمدیہ نئی سڑک دیا ہے۔

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر مقیم کنری)

۳۔ میرا چچا زاد بھائی تقریباً ایک سال سے بیمار ہے۔ (ملک عبدالرحیم ساکن محمود آباد)

۴۔ میری طبیعت پچھلے دو ہفتوں سے بعارضہ بخار خراب ہے بخار ۱۰۲ درجہ تک رہا۔ ابھی ناک میں کچھ تکلیف ہے۔ جس کا آپریشن میڈیکل کالج ہسپتال میں بروز منگل بتاریخ ۱۳-۲-۶۸ کو ہو رہا ہے۔

(کریم احمد قمر ایم بی بی ایس سٹوڈنٹ چٹاگانگ میڈیکل کالج چٹاگانگ)

۵۔ میری والدہ کا آپریشن جناح ہسپتال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوگیا ہے کمزوری اور درد میں کافی ہیں۔ (محمد الیاس بقاپوری ایبی سینیا لائن کراچی)

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ

اس سہ ماہی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل کتب کا نصاب مقرر ہے۔ (۱) تذکرۃ الشہادتین (۲) لیکچر سیالکوٹ

۳۔ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔

ربوہ میں یہ امتحان بتاریخ ۲۳ فروری بروز جمعہ منعقد ہوگا۔ اس امتحان میں ربوہ کے ہر خادم کی شمولیت ضروری ہے۔ تمام خدام کو ابھی سے اس امتحان کی تیاری کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بے حد ضروری ہے اور ہمارے لئے انتہائی مفید۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب وہ روحانی خزائن ہیں۔ جن سے ہم دین اور دنیا دونوں کی نعمتوں سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔ ان کتب کے مطالعہ سے نہ صرف روحانی علوم بلکہ دنیا علوم بھی حاصل ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہمارے لئے تزکیہ نفس کا باعث بنتی ہیں اور ان سے ایک پُر امن اور پُر مسرت معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

ان کتب سے اعلیٰ کردار پیدا ہوتا ہے اور زندگی کے ہر اچھے پہلو میں انسان ان کے ذریعہ کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

اس زمانہ میں عیسائیت کے شدید حملوں کے جواب میں یہ کتب آزمودہ، کارگر اور کامیاب دفاع ہیں۔ ان کے ذریعہ کسر صلیب کا فریضہ باحسن طریق سرانجام پاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے

"۔۔۔۔ اور خزائن علوم و معارف اسکے ہاتھ پر کھولے جائیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب"

(ترجمہ عربی ازالہ اوہام صفحہ ۵۵۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے"۔ (سیرت المہدی حصہ سوم)

اس لئے تمام خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ پورے انہماک اور گہری توجہ سے کریں اور اس امتحان میں شریک ہوں۔

(ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی شائع شدہ نئی کتب

اس سال اللہ تعالیٰ کی توفیق سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ اشاعت نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مندرجہ ذیل کتب شائع کی ہیں۔ احمدی خواتین کو چاہیئے کہ یہ کتب خریدیں۔ ہر احمدی گھرانہ میں کم از کم ایک ایک کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر ان کتب کے شائع ہونے کا اعلان کرتی رہیں۔ جو لجنات ایک سو روپے کی کتب منگوائیں گی ان کو ۱۲ پیسے فی روپیہ کمشن دیا جائے گا۔

۱۔ **الازھار لذوات الخمار** حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے دور خلافت میں احمدی مستورات سے جو خطابات فرمائے۔ ان کا مکمل مجموعہ شائع کیا گیا ہے۔ اعلیٰ کاغذ پر شائع شدہ کتاب کی قیمت ۱۱ روپے ہے۔ معمولی کاغذ کی کتاب کی قیمت سات روپے ہے اور بغیر جلد کی کتاب کی قیمت چھ روپے

۲۔ **یادِ محمود** حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں احباب جماعت نے جو نظمیں لکھی ہیں ان کا مجموعہ کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اکثر کتاب فروخت ہو چکی ہے۔ بہت کم تعداد میں کتاب باقی رہ گئی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ شائد آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے۔ قیمت دو روپے۔

۳۔ **المصابیح** حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اُن اٹھ تقاریر کا مجموعہ جو آپ نے مستورات کے جلسوں میں فرمائیں یا ان کے متعلق ارشادات فرمائے۔ ہر احمدی گھرانہ میں یہ کتاب ضرور ہونی چاہیئے تا مستورات ان کو پڑھ کر اپنے امام کی آواز پر جلد از جلد لبیک کہہ سکیں۔ قیمت ۱-۵۰ ۳-۰۰

۴۔ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ یہ تمام کتب۔ دفتر لجنہ اماء اللہ سے مل سکیں گی

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش ہے اور خدمت دین بھی
- اس فنڈ میں آپ اپنے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

اعلانِ نکاح

محترمہ امینہ مسرت دختر ملک محمد الدین صاحب سکنہ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ ملک امجد علی صاحب ابن ملک شمشاد علی صاحب سکنہ ۳۱/۲ ماڈل کالونی کراچی ۲۶ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم میاں محمد سعید صاحب زعیم اعلیٰ ملتان نے مورخہ ۱۱ ۲/۶۸ بارہ بجے دن پڑھا۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے بابرکت بنائے۔

(محمد احمد قریشی مولوی فاضل زعیم حلقہ ملتان چھاؤنی)

منظوری انتخاب صدر، نائب صدر مجلس موصیان جماعتہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر اور نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ احباب یہ امر نوٹ فرمالیں کہ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔ لہٰذا مندرجہ ذیل جماعتوں میں اگر قبل ازیں سیکرٹری وصایا کی منظوری ہو چکی ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ سیکرٹری وصایا کا چارج بھی صدر موصیان کو دے دیں۔ اس منظوری کی میعاد تا ۳۰/۶۸ ہوگی۔

نام جماعت	منتخب شدہ صدر	وصیت نمبر	منتخب شدہ نائب صدر	وصیت نمبر
لائل پور	قریشی افتخار علی صاحب	۱۴۹۶۸		
ابراہیم آباد ضلع تھرپارکر	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد	۵۰۶۲		
حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	شیخ محمد صدیق صاحب	۹۹۶۹		
لودھی والا "	محمد یوسف صاحب	۷۴۹۷		
نرگڑی "	محمد افضل صاحب منیر	۱۷۹۵۹	ہاجرہ بیگم صاحبہ	۸۹۱۶
تلونڈی کھجور والا "	چوہدری کرم الٰہی صاحب	۹۱۰۵		
حلقہ باغبان پورہ لاہور	عبدالحسن صاحب	۷۶۸۹		
پی اے ایف مرگودھا			نصیر بیگم صاحبہ	۱۱۹۸۶
پنڈی بھاگو	چوہدری عبدالحق صاحب	۱۲۳۴۵		

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

تحریک جدید کا سفر یورپ نمبر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ماہنامہ تحریک جدید کا سفر یورپ نمبر شائع کیا گیا تھا جسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت اور غیر از جماعت دوستوں نے بہت پسند کیا۔ اس نمبر کی چند ایک کاپیاں دفتر میں موجود ہیں اگر آپ نے ابھی تک یہ نمبر حاصل نہیں کیا تو صرف پچاس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ (منیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

1611

والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ میں داخل ہو کر ٹکٹ کلرک گریڈ ۲ کے کام کی پانچ ماہیہ تربیت حاصل کرنے اور ڈاکٹری امتحان پاس کر کے تربیت کی کامیابی کے ساتھ تکمیل کر لینے پر ۱۱۵-۵-۱۷۵ کے کنسالیڈیٹڈ سکیل میں تقرر ہونے کے خواہش مند امیدواروں سے جو مغربی پاکستان کی شہریت رکھتے ہوں، درخواستیں مطلوب ہیں۔

کل ۱۳۴ اسامیاں ہیں جن میں سے ۲۵ فی صد سابق فوجیوں کے لئے اور ۳ فی صد ریلوے ملازمین (زیر ملازمت، ریٹائرڈ یا متوفی) کے بیٹوں، پوتوں، نواسوں اور زیر تولیت یتیم بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

کم از کم قابلیت میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن (ریلوے ملازمین کے بیٹوں، پوتوں، نواسوں اور زیر تولیت یتیم بھائیوں سے تھرڈ ڈویژن بھی قابل قبول ہوگی) جونیئر کیمرج یا اس کے مساوی۔

عمر کی حدود عمر ۸/۶۸ کو ۱۸ تا ۲۴ برس ہو۔ سابق فوجیوں سے اس شرط میں رعایت برتی جائے گی۔ اسامیوں کی ڈویژن وار تعداد حسب ذیل ہے:-

لاہور	سکھر	کوئٹہ	کراچی	میزان
۵	۱۰	۴	۱۵	۳۴

درخواستوں کی پیشی درخواستیں لازمی طور پر مجوزہ فارم پر دینی ہوں گی جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے سٹیشنوں سے ایک روپے میں مل سکتے ہیں۔ درخواستیں فارم پر مطلوبہ ہدایات کے مطابق باقاعدہ طور پر پُر کر کے نزدیک ترین ایپلائمنٹ ایکسچینج کی معرفت اس طرح بھیجی جائیں کہ وہ آگے متعلقہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ تک ۱/۳/۶۸ تک پہنچ جائیں۔ تمام درخواستوں کے ساتھ ان کے مندرجات کے ثبوت میں سندات کی مصدقہ نقول منسلک ہونی چاہئیں۔ نیز ہر امیدوار اپنے متعلقہ ضلع کے کسی مجسٹریٹ درجہ اول سے حاصل شدہ اس ضلع میں مستقل رہائش کا سرٹیفکیٹ بھی درخواست کے ساتھ منسلک کرے۔ پس ماندہ، زیر تحفظ اور قبائلی علاقوں کے امیدوار اور ریاستوں کے امیدوار اپنے سرٹیفکیٹ پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنروں سے حاصل کر کے بھیجیں اور آزاد کشمیر کے امیدوار وزارت امور کشمیر حکومت پاکستان سے حاصل کر کے بھیجیں۔

خاص مراعات پس ماندہ، زیر تحفظ قبائلی اور ریاستی امیدواروں کے لئے عمر کی بڑی حد میں ۳ سال کی رعایت برتی جائے اور درخواست کے فارم کی قیمت ان سے ایک روپے کی بجائے ۲۵ پیسے لی جائے گی۔

INF (7) 446

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والے فرم

ایس ایس ای

مثلاً

۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیئر شوتھری پن

پلگ دو پن، سالہ و پورسلین ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز، سمال انڈسٹری سٹیٹ سیالکوٹ

پتہ جات مطلوب ہیں

ہمیں مشرقی و مغربی پاکستان کو قریب تر لانے والے لٹریچر کے تقسیم کے لئے مغربی پاکستان کے سماجی۔ علمی ادارہ کے مکمل پتہ جات کی ضرورت ہے۔ متعلقہ ادارہ سے تعاون کی اپیل ہے۔ (جائنٹ سیکرٹری مشرقی پاکستان ایسوسی ایشن پوسٹ بکس نمبر ۷۰۰ لاہور جی پی او)

درخواست دعا

میرے بھائی مکرم چوہدری محمد لطیف احمد صاحب بہت بیمار ہیں اور سول ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں (مبارکہ نسرین اہلیہ لطف الرحمٰن قمر)

بہترین مال

شیخ جنرل سٹور بالمقابل الوان محمود کمیٹی بازار ربوہ

بارعایت دام

اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے اسکی ایک صفت رحیمیت بھی ہے

رحیمیت کے معنی یہ ہیں کہ تھوڑا سا کام بندہ کرتا ہے اور خدا اسکا غیر منتہی نتیجہ پیدا کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفت رحیمیت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں :-

"اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے اس کی صفات میں سے ایک صفت رحیمیت کی ہے۔ اور رحیمیت کے معنے یہ ہیں کہ تھوڑا سا کام بندہ کرتا ہے اور غیر منتہی نتیجہ خدا پیدا کرتا ہے۔ مثلاً انسان روٹی کھاتا ہے۔ روٹی کھانے کا یہی نتیجہ نہیں ہوتا کہ پیٹ بھر جاتا ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں خون پیدا ہوتا ہے جو مہینوں اور سالوں انسانی جسم میں کام کرتا ہے۔ اسی خون سے اس کے دماغ کو طاقت ملتی ہے اس کی نظر کو طاقت ملتی ہے اس کے ذہن کو طاقت ملتی ہے اس کے کانوں کو طاقت ملتی ہے جو مہینوں اور سالوں اس کے کام آتی ہے اور پھر وہ کام مہینوں اور سالوں تک مزید نتائج پیدا کرتے ہیں۔ پھر اسی میں سے نطفہ پیدا ہوتا ہے جس سے اس کی نسل پیدا ہوتی۔ پھر اسی نسل سے اگلی نسل اور اگلی نسل سے اور اگلی نسل پیدا ہوتی ہے۔ گویا ایک فعل تواتر سے نتائج پیدا کرتا ہے یہ رحیمیت ہے۔ اگر دنیا میں صرف یہی سلسلہ ہوتا کہ جب کوئی شخص کام کرتا تو اسی وقت اس کا ایک نتیجہ پیدا ہو جاتا تو ہم اس کو بدلہ تو کہہ سکتے تھے جیسے مزدور مزدوری کرتا ہے تو اپنی اجرت لے لیتا ہے مگر ہم اسے رحیمیت نہیں کہہ سکتے تھے رحیمیت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے پنشن ہوتی ہے لوگ ملازمت کرتے ہیں تو انہیں اس کا بھی ایک بدلہ مل رہا ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی ان کے کھاتے میں یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ آئندہ اس کام کا متواتر نتیجہ پیدا ہوگا یہ چیز ہے جو رحیمیت کے مشابہ ہے یعنی کام کا بدلہ فقط ہی نہیں ملا بلکہ آئندہ کے لئے اور نیک نتائج کی بنیاد بھی ساتھ ہی رکھ دی گئی۔

غرض رحیمیت میں تھوڑا سا کام بندہ کرتا ہے اور غیر منتہی نتیجہ خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے اور اگر انسان کو یہ نظر آجائے کہ مجھے میرے اعمال کی جو جزا ملنے والی ہے وہ میرے اعمال کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوگی۔ تو انسان طبعی طور پر چاہے گا کہ وہ خدا کے ارشاد کے مطابق اعمال کو بجالائے تاکہ اسے اس کے اعمال کا غیر محدود بدلہ ملتا جائے اور جب انسان کو اچھی طرح یہ سمجھ آجاتا ہے اور اس پر یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب جزا دیتا ہے تو متواتر دیتا چلا جاتا ہے تو وہ اپنے اندر ایک خوشی اور لذت کی لہر محسوس کرتا اور نیک اعمال کے بجالانے میں بہت زیادہ جد و جہد کرتا ہے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود جزاء سے حصہ لے سکے

قرآن کریم نے متعدد مقامات پر اس مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ مومنوں کے اعمال کا بدلہ ان کے اعمال سے بہت بڑھ کر ہوگا۔ چنانچہ فرمایا :-

الذین امنوا وعملوا الصلحت
فلھم اجر غیر ممنون (سورہ تین)

کہ وہ لوگ جو مومن ہیں اور نیک عمل کرنے والے ہیں ان کو نہ کٹنے والا انعام ملے گا۔ پھر فرمایا :-

من جاء بالحسنۃ
ولہ عشر امثالھا
ومن جاء بالسیئۃ
فلا یجزی الا مثلھا
وھم لا یظلمون ۝

(انعام ع ۲۰)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایک نیک عمل کے بدلہ میں دس گنا اجر ملے گا۔ بہر حال عمل سے بڑھ کر جزا ہوگی"

(تفسیر کبیر)

(باقی)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے احباب کو اپنے ارشادات سے نوازا۔ حضور نے رؤیا و کشوف اور الہام و وحی کے مضمون کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ایک لطیف نکتہ پر اپنے الفاظ میں روشنی ڈالی۔ حضور نے اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے مثالیں دے دے کر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی اخلاقی جبلتیں بھی دی ہیں اور اسے بہت سی استعدادیں بھی عطا فرمائی ہیں۔ ان استعدادوں اور اللہ تعالیٰ کے فراہم کردہ عجیب و غریب اور باریک در باریک اور نہایت پر حکمت سامانوں سے کام لینے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے نتیجہ میں انسان کی اخلاقی جبلتیں دور ہوتی چلی جاتی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت صحیحہ کے یہ جذبہ بھی رکھا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرے اور پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علم بھی حاصل ہو کہ وہ رضائے الٰہی سے بہرہ ور ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مادی دنیا میں انسان کی حاجتوں اور خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے اپنی بے شمار اور غیر محدود نعمتیں پیدا کی ہیں اور نہایت ہی پر حکمت سامان فراہم کئے ہیں تو اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نے رضائے الٰہی کے جذبہ اور اس سلسلہ میں بشارتوں کے حصول کی خواہش کی تکمیل کا بھی ضرور انتظام فرمایا ہے۔ یہ منطقی نتیجہ رؤیائے صادقہ اور کشوف و الہامات کی نعمت کے عطا ہونے اور ہر زمانہ میں اس نعمت کے جاری رہنے پر دال ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے لاکھوں برگزیدہ اور خدا رسیدہ انسانوں کا تجربہ اس پر شاہد ہے۔ آخر میں حضور نے فرمایا کہ ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی ہمیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق عطا کرے اور اس کے نتیجہ میں اپنی رضا عطا فرمائے اور حصول رضائے الٰہی کی بشارتوں سے نوازے۔ آمین۔

ان ارشادات کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی دعا سے فارغ ہونے کے بعد سب احباب نے حضور کی اقتدا میں عشاء کی نماز ادا کی جس کے بعد یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں اس اجلاس میں شریک ہوئے علاوہ ازیں بہت سے احباب اس میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے چنیوٹ، لائل پور اور سرگودھا وغیرہ مقامات سے بھی آئے ہوئے تھے۔

ربوہ ۱۹ فروری - پنجاب یونیورسٹی اور انجینئرنگ یونیورسٹی اور لاہور کے متعدد کالجوں کے قریباً ساٹھ طلباء کی ایک پارٹی جماعت احمدیہ کا مرکز دیکھنے کی غرض سے ۱۷ فروری کی شام کو لاہور سے ربوہ آئی۔ ربوہ پہنچنے کے بعد یہ طلباء مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس میں شریک ہو کر علماء سلسلہ کی تقاریر اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات سے مستفیض ہوئے رات طلباء نے تعلیم الاسلام کالج کے فضل عمر ہوسٹل میں قیام کیا ۱۸ فروری کی صبح کو ان سب طلباء نے ربوہ کے تعلیمی ادارہ جات، نیز صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے ادارہ جات دیکھنے کے علاوہ قصر خلافت میں حاضر ہو کر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے ازراہ شفقت ان سب کو مشرف مصافحہ عطا فرمانے کے علاوہ نصف گھنٹہ تک خطاب بھی فرمایا۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اسلام اتنا پیارا مذہب ہے اس کی تعلیم اتنی حسین ہے اور اسلامی اخلاق اتنے دل موہ لینے والے ہیں کہ اگر ہم اپنی زندگیوں کو ان کے سانچے میں ڈھال لیں تو دنیا میں بسنے والے وہ لوگ جو ابھی تک اسلام کے نور سے منور نہیں ہیں ان سے متاثر ہوئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ حضور نے اپنے حالیہ سفر یورپ کے بعض واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا میں نے ان ممالک میں جا کر بڑی شدت سے یہ محسوس کیا ہے کہ وہاں عیسائیت کی تختی صاف ہو چکی ہے یہ وقت ہے کہ ہم اس پر اسلام کا نقش جمائیں۔ اگر ہم نے یہ وقت ضائع کر دیا اور اس سے فائدہ نہ اٹھایا تو یہ ہماری بہت بڑی غفلت ہوگی۔ یہ وقت دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کر کے دنیا میں اسلام کی اشاعت کریں۔ اس کے لئے کسی فرقہ کی تخصیص نہیں ہے ہر فرقہ جس اسلام کو مانتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ ان قوموں کے سامنے اسے پیش کرے اور انہیں اسلام کا گرویدہ بنائے۔ اگر ہم نے وقت کی نزاکت کا احساس نہ کیا اور اپنے فرض کی ادائیگی سے غفلت برتی تو اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کا ایک بہت بڑا موقع ضائع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اسی روز سہ پہر کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ان طلباء کے اعزاز میں ایوان محمود میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ان سے خطاب فرما کر ربوہ میں ان کی تشریف آوری پر انہیں خوش آمدید کہا۔ جس کے بعد یہ طلباء شام کو لاہور واپس روانہ ہو گئے۔

ربوہ میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود

اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق جلسہ مورخہ ۲۰/۲/۶۸ بروز منگل صبح ۸½ بجے مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام احباب مقررہ وقت سے چند منٹ پیشتر ہی مسجد میں پہنچ جائیں اور جلسہ میں شامل ہوں، مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ جلسہ کے اوقات میں تمام کاروبار بند رہے گا۔

(صدر عمومی۔ لوکل انجمن احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴